

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون (الحديث)

محبت رسول ﷺ سے لبریز اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ

ﷺ

حیاء ابی

کے موضوع پر (مجموعہ)

یادگار خطبات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مستب:

حضرت مولانا محمد عمر فاروق صدیقی

فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



محبت رسول ﷺ سے لبریز اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ



کے موضوع پر (مجموعہ)

یادگار خطبات

مرتب محمد عمر فاروق صدیقی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفصیلی فہرست

۲۱۸	(حرفے چند) حافظ محمد عمر فاروق صدیقی
۲۱۹	انتساب
۲۱۹	پیش لفظ
۲۲۱	تقریظ: حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہ
۲۲۲	تقریظ: استاذ العلماء حضرت مولانا قاری ظفر اقبال صاحب مدظلہ
۲۲۳	مقدمہ
۲۲۴	۲۲۴ گمراہ فرقوں کی پہچان
۲۲۵	۲۲۴ علماء دیوبند کثر سنی ہیں
۲۲۷	۲۲۷ (۱) علماء دیوبند اور اہل سنت کے خلاف موجدوں کے مسائل
۲۲۸	۲۲۸ (۳) عذاب قبر اسی زمین قبر میں ہوتا ہے
۲۳۱	۲۳۰ (۵) روضہ اقدس میں حضور ﷺ کی زندگی
	۲۳۲ (۷) قبر میں میت کا حال ہم نہیں دیکھ اور سن سکتے
۲۳۳	خطاب: حضرت مولانا علامہ محمد امین صفدر اذکار ڈوی بریل
۲۳۴	۲۳۴ خطبہ
۲۳۵	۲۳۴ یہ اختلاف کب وجود میں آیا؟
۲۳۶	۲۳۵ پوری دنیا میں علمائے دیوبند کے فضلاء موجود ہیں
۲۳۶	۲۳۶ مہاتموں نے اپنا عقیدہ چھپایا
۲۳۷	۲۳۶ مہاتموں کا مولانا غلام اللہ خان پر بہتان
۲۳۹	۲۳۹ احمد سعید کی گستاخانہ زبان
۲۴۱	۲۴۰ ایک لطیفہ
۲۴۳	۲۴۲ قبر کون سی ہے؟
۲۴۸	۲۴۶ ولا تقولوا لمن يقتل فی سبیل اللہ اموات پر روشنی
۲۴۹	۲۴۸ پرندے نے جو فیصلہ دیا
۲۵۱	۲۵۰ قرآن سے دلیل
۲۵۲	۲۵۱ احمد سعید کو آیت کا موقع محل بھول گیا

۲۵۳	خطاب: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین (چکوال)	۲۵۳	خطبہ
۲۵۴	دینی مدارس کا کیا فائدہ ہے؟	۲۵۴	دیوبند کے بزرگوں کی کرامت
۲۵۵	دینی چلے کر تادین کی تبلیغ ہے	۲۵۵	تقریر یا تبلیغ کا کیا مقصد؟
۲۵۶	حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا واقعہ	۲۵۶	حضور ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھانے کا انداز
۲۵۷	پیغمبر کے خوبصورت ہونے کی حکمت	۲۵۷	شان رسالت پر روشنی
۲۵۸	حضور ﷺ کے حسن و جمال کی کیفیات جدا ہوتی تھیں	۲۵۸	حضور ﷺ کی ہر چیز اعلیٰ و زالی ہے
۲۵۸	آقا ﷺ پر اللہ کی تجلی کی جھلک	۲۵۹	حضور ﷺ کا ایک عجیب معجزہ
۲۶۰	سنی ہونے کا مطلب	۲۶۱	حضور ﷺ کے ہال مبارک میں برکت و رحمت ہے
۲۶۱	صلح حدیبیہ پر جھلک	۲۶۱	شان صحابہ رضی اللہ عنہم پر روشنی
۲۶۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حضور ﷺ سے محبت کی جھلک	۲۶۳	مسئلہ حیات النبی ﷺ پر روشنی
۲۶۳	”من صلی علی عند قبری سمعته“ پر روشنی	۲۶۳	انبیاء علیہم السلام کے خواب اور ہمارے خواب میں فرق
۲۶۴	قبر میں جسم مبارک کی کیفیت	۲۶۵	حضرت عزہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ
۲۶۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال	۲۶۶	ایک اعتراض اور اس کا جواب
۲۶۶	برزخ کی زندگی	۲۶۶	”ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات“ کی تشریح
۲۶۷	”بل احياء ولكن لا تشعرون“ پر روشنی	۲۶۷	ایک اعتراض اور اس کا جواب
۲۶۸	کیا شب معراج میں رحوں نے رکوع، سجدہ کیا تھا؟	۲۶۹	آپ ﷺ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے
۲۶۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا منظر	۲۶۹	علامہ علی قاری رضی اللہ عنہ محدث کی تشریح
۲۷۰	حضور ﷺ زندہ جنت کے کھڑے میں آرام فرما ہیں	۲۷۱	ایک عجیب عبرت انگیز واقعہ
۲۷۱	حضور ﷺ کی مجلس کا ادب	۲۷۲	اللہ نے زبان بند کر دی
۲۷۳	حیات کے درجات ہیں	۲۷۳	اس جہان میں بھی حیات کا فرق ہے؟
۲۷۵	خطاب: حضرت علامہ ابو محمد عبدالکریم ندیم خانپور		
۲۷۶	اشعار	۲۷۶	خطبہ
۲۷۷	ظاہری معراج اور باطنی معراج میں فرق	۲۷۸	تمہید
۲۷۸	رحمت دو عالم ﷺ کا معراج عرش بریں پر اس کی حکمت	۲۷۸	اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو دونوں قسم کے معراج عطاء کئے
۲۷۹	ہر آدمی مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے دیکھتا ہے	۲۸۰	حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی عظمت پر روشنی
۲۸۱	ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان	۲۸۱	حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا کا ثمرہ ہیں
۲۸۲	ذلت کی عجیب مثال	۲۸۱	حضور ﷺ کا معراج امتحان نہیں بلکہ سب کی طرف سے انعام

۲۸۲	عزت کی عجیب مثال	۲۸۲	حضور ﷺ کی مکی زندگی امتحان کا خلاصہ ہے
۲۸۳	قید شعب ابی طالب کا منظر	۲۸۳	قید اہل حق کو نصیب ہوتی ہے
۲۸۴	شب معراج کی حکمت	۲۸۴	معراج کے متعلق دنیا میں تین عقیدے ہیں
۲۸۵	لمحوں کا عقیدہ	۲۸۵	مشرکوں کا عقیدہ
۲۸۵	اہل سنت والجماعت کا عقیدہ	۲۸۵	معراج جسمانی پر دلیل لفظ ”سبحان“ ہے
۲۸۶	توجہ طلب ایک نکتہ	۲۸۶	عشق کی نسبت اللہ اور رسول ﷺ کی طرف کرنا حرام ہے
۲۸۸	معراج سے پہلے شق صدر ہوا	۲۸۸	نبی اور غیر نبی کے سماع کا فرق
۲۸۹	حضور ﷺ کی حیات پر جھلک	۲۸۹	جنت میں جانے کے بعد قویٰ اور مضبوط ہو جاتے ہیں
۲۸۹	حدیث نبوی ﷺ سے مثال	۲۸۹	ایک سوال اور اس کا جواب
۲۹۰	شب معراج کی ساری باتیں بتانے کی نہ تھیں	۲۹۰	دنیا میں محبوب اور محب کی مثال
۲۹۱	شب معراج کی ملاقات کا تصویری نقشہ	۲۹۱	محبوب ﷺ جو تو کہے میں وہ کہوں
۲۹۱	محبوب ﷺ کی پسند	۲۹۱	محبوب ﷺ نے تین تحفے پیش کئے
۲۹۲	محب نے بھی تین تحفے دیئے	۲۹۲	ایک عجیب نکتہ
۲۹۳	محبوب ﷺ نے جو رب کو تحفے دیئے	۲۹۳	شرک کے حرام ہونے کی حکمت
۲۹۳	عباد اللہ الصالحین پر روشنی	۲۹۳	فرشتوں کی گواہی
۲۹۴	عبدالانتخاب مصطفیٰ ﷺ	۲۹۴	ایک مسئلہ سمجھانے کا انداز
۲۹۶	شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات	۲۹۶	مہمتوں کو حضور ﷺ کی عزت کا خیال نہ آیا
۲۹۷	نسبت کی مثال	۲۹۷	قرآن والا سب سے اونچا
۲۹۸	ایک مسئلہ کی عجیب تحقیق	۲۹۸	خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جھلک
۲۹۹	توجہ طلب ایک نکتہ	۲۹۹	شب معراج سفارش موسیٰ کی حکمت
۲۹۹	یارادو قسم کے ہوتے ہیں	۲۹۹	
۳۰۱	خطاب: حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ		
۳۰۲	خطبہ	۳۰۲	تہنید
۳۰۳	موت کسے کہتے ہیں	۳۰۳	کیا شہداء اللہ کے شریک ہیں؟
۳۰۶	جھنگوی شہید رحمہ اللہ کی وارنگ	۳۰۵	شہداء کی زندگی پر روشنی
۳۰۷	”ولکن لا تشعرون“ پر روشنی	۳۰۶	منکر حیات کی باطل دلیل
۳۰۸	مہمتوں کا دہل	۳۰۷	میرا اور میرے اسلاف کا عقیدہ
۳۰۹	منکر حیات پر حضرت نالوتوی رحمہ اللہ کا جواب سوال	۳۰۸	اللہ نے لفظ میت دو جگہ کیوں استعمال فرمایا، اس پر روشنی

قرآن سے دلیل	۳۰۹	کیا آقا ﷺ نے صرف رگوں کی امامت کرائی تھی؟	۳۱۰
نبوت کا معنی یہی ہے کہ ”روح مع الجسد“ نبی تسلیم کیا جائے	۳۱۰	کیا جبریل علیہ السلام نے روح آدم کو ابوئے محمد شمار کیا	۳۱۱
متم نبوت پر دلیل اور قادیانی کا فریب	۳۱۱	مفتی محمود حسنہ جیسے مفکر کو پوری امت کے دواڑے پر جانا پڑا	۳۱۲
مرزا ناصر قادیانی پوری امت کو گمراہ نہ کہہ سکا	۳۱۲	ہر دو جال کے راستے میں رکاوٹ امت کا اجماع ہے	۳۱۳
بزرگوں کے حوالہ دیئے بغیر عقیدہ متم نبوت ثابت نہیں کیا جاسکتا	۳۱۳	جن پر اللہ نے انعام کیا	۳۱۳
عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی صداقت پر جھلک	۳۱۴	حضرت جھنگوی رحمہ اللہ کا چروڑی کو چیلنج	۳۱۵
چروڑی ایک ایجنٹ	۳۱۵	مکر حیات کو چیلنج	۳۱۵
چروڑی کی گستاخانہ تحریر	۳۱۶	لکار جھنگوی شہید رحمہ اللہ	۳۱۶
گستاخ رسول ﷺ کی سزا	۳۱۷	احمد سعید خان بلوچ چروڑی کی گستاخیاں	۳۱۷
چروڑی کی پیغمبر کے متعلق پہلی گستاخی	۳۱۷	چروڑی کی دوسری گستاخی	۳۱۷
چروڑی کی تیسری گستاخی	۳۱۸	انتظامیہ کو وارننگ	۳۱۸
چروڑی کی چوتھی گستاخی	۳۱۸	چروڑی کی حواس باختگی	۳۱۹
چروڑی کی پانچویں گستاخی	۳۲۰	چروڑی کی بز دلی کا منظر	۳۲۱
چروڑی کو مناظرے کا چیلنج	۳۲۱	اگر شہید زندہ ہے تو پیغمبر ﷺ بدرجہ اعلیٰ زندہ ہے	۳۲۲
شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر خراج تحسین	۳۲۲	مقام حضرت بلال رضی اللہ عنہ	۳۲۳
جس کے قدموں سے یہ مرتبہ ملے وہ خود آقا زندہ نہیں؟	۳۲۴	قرآن سے ایک آیت دکھائیں	۳۲۴
”اموات غیر احياء“ پر روشنی	۳۲۵	میں اس عقیدے پر کیوں ہوں؟	۳۲۵
شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی جرات و صداقت پر واقعہ	۳۲۶	شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی صداقت پر جھلک	۳۲۶
حضرت مدنی رحمہ اللہ کا اعلان حق	۳۲۶	حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کا تقویٰ	۳۲۷
پوری امت کا عقیدہ نبی ﷺ قبر میں زندہ	۳۲۸		
خطاب: حضرت مولانا علامہ محمد ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمہ اللہ			
خطبہ	۳۳۰	اشعار	۳۳۰
تمہید	۳۳۰	ایک جھوٹا الزام	۳۳۱
ہمارا عقیدہ یہ ہے	۳۳۱	ہمارا عقیدہ ہے نہ رب میں اشتراک نہ اب میں اشتراک	۳۳۲
عقد اور عقیدہ میں تقابل	۳۳۲	شرک سب سے بڑا گناہ ہے	۳۳۳
مماتی ٹولے کا قیام اور اس کا سربراہ	۳۳۳	مماتی ٹولہ معرض وجود میں یوں آیا؟	۳۳۴
مماتی ٹولے کی من گھڑت دلیل	۳۳۴	مماتی ٹولے کی پہلی دلیل	۳۳۴
پہلی دلیل کا جواب	۳۳۵	لفظ میت کی عربی تحقیق	۳۳۶
مصدر میں دوام اور استمرار کا معنی ہوتا ہے	۳۳۶	نبی ﷺ اور عام لوگوں کے کفن میں بھی فرق ہے	۳۳۷

۳۳۸	دوسری دلیل	۳۳۸	نبی ﷺ کی حیات کے بارے میں پہلی دلیل
۳۳۹	اللہ کے لئے کیا مشکل	۳۳۹	عجیب نادانی
۳۳۹	نبی ﷺ کے جس اقدس کو چھونے والی مٹی کعبہ اور عرش سے بھی اہل	۳۳۹	حضرت نالوتوی ﷺ نے کیا خوب کہا
۳۴۱	”انک لا تسمع الموتی“ کی تشریح	۳۴۰	مشرکین مکہ کو ”صم بکم عمی“ کہنے کا مطلب
۳۴۱	حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ”سماع موتی“	۳۴۱	”سماع موتی“ کے متعلق بخاری شریف کی روایت
۳۴۳	حضرت نالوتوی ﷺ اور محبت رسول ﷺ	۳۴۲	اللہ نے مکہ کی قسمیں محبوب ﷺ کا شہر ہونے کی وجہ سے اٹھائیں
۳۴۳	حضرت مدنی ﷺ کا حضور ﷺ کو خراج عقیدت	۳۴۳	مولانا ظفر علی خان کا آقا ﷺ کو خراج تحسین
۳۴۴	حضرت فیح الہند ﷺ کا جنت کو خطاب	۳۴۴	حضرت نالوتوی ﷺ آقا ﷺ کا مداح
۳۴۶	مکر حیات کا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں	۳۴۵	ابوطالب کا حضور ﷺ کی شان میں اظہار عقیدت
		۳۴۶	آخری گزارش
۳۴۷	خطاب: حضرت مولانا علامہ منیر احمد صاحب مدظلہ		
۳۴۸	تمہید	۳۴۸	خطبہ
۳۴۹	تمام اہل سنت کا اتفاق تھا کہ کچھ نہ کچھ سماع موتی ثابت ہے	۳۴۸	تمام اہل سنت کے ہاں عقیدہ سماع موتی شرک نہیں
۳۴۹	استثناء کی دوسری مثال	۳۴۹	استثناء کی پہلی مثال
۳۵۰	مما تیت کے چند باطل عقائد	۳۴۹	سماع انبیاء علیہم السلام پر کسی کا اختلاف نہیں
۳۵۱	اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ	۳۵۰	پہلا مما تیت کا باطل عقیدہ
۳۵۱	اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ	۳۵۱	دوسرا مما تیت کا باطل عقیدہ
۳۵۲	چوتھا مما تیت کا باطل عقیدہ	۳۵۱	تیسرا مما تیت کا باطل عقیدہ
۳۵۳	قبر کی جامع تعریف	۳۵۲	ارضی قبر کا نص سے ثبوت
۳۵۴	چھٹا: انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مما تیت کا باطل عقیدہ	۳۵۳	پانچواں: انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مما تیت کا باطل عقیدہ
۳۵۵	ساتواں: مما تیت کا باطل عقیدہ	۳۵۴	اعمال کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ
۳۵۵	آٹھواں: مما تیت کا باطل عقیدہ	۳۵۵	سفارش کے بارے میں اہل سنت کا متفقہ عقیدہ
۳۵۶	صاحب ندائے حق کی خیانت	۳۵۶	نواں: مما تیت کا باطل عقیدہ
۳۵۷	دسواں: مما تیت کا باطل عقیدہ	۳۵۶	صاحب ندائے حق کا دجل و فریب
		۳۵۸	اہل سنت والجماعت کا عقیدہ
۳۵۹	خطاب: حضرت مولانا علامہ محمد امین صفدر ادا کاڑوی ﷺ		
۳۶۰	دنیا کی عدالت سے آخرت کی عدالت سخت ہے	۳۶۰	خطبہ
۳۶۱	حضرت لاہوری ﷺ کی نصیحت	۳۶۰	ایک واقعہ
۳۶۲	ہم حدیث کو پورا مانتے ہیں	۳۶۲	بہاول پور کا دلچسپ واقعہ

۳۶۳	مدینہ منورہ کا واقعہ	۳۶۳	چاروں آدمی حیات کے قائل ہو گئے
۳۶۴	روضۂ من ریاض الجنۃ پر اشکال اور اس کا جواب	۳۶۴	دونوں جوانوں کا واقعہ
۳۶۵	موجودہ انجیل کے قلم ہونے کی دلیل	۳۶۵	موجودہ تورات کے قلم ہونے کی بڑی دلیل
۳۶۸	مماتی دھوکہ دیتے ہیں	۳۶۷	دو پروفیسر میرے پاس آئے
۳۷۰	مماتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام محض دھوکہ دینے کے لئے لیتے ہیں	۳۶۹	مما تہوں کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کوئی تعلق نہیں
۳۷۱	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے گستاخ کا انجام	۳۷۰	ایک اور دھوکہ سمجھو
		۳۷۲	مما تہوں کا میننگ میں عقیدہ بدل جاتا ہے
۳۷۳	خطاب: حضرت مولانا ڈاکٹر العلّام خالد محمود		
۳۷۴	تمہید	۳۷۴	خطبہ
۳۷۵	اموات غیر احیاء پر شاندار روشنی	۳۷۴	مما تہیت کی پہلی دلیل اور اس کا جواب
۳۸۲	”عرض“ اور ”علم“ میں فرق کی مثال	۳۸۱	منکرین حدیث کا ایک اور مخالف
۳۸۳	اختلافی مسئلہ کسے کہتے ہیں؟	۳۸۲	کیا مسئلہ حیات النبی ﷺ اختلافی ہے؟
۳۸۴	سماع نبوی ﷺ میں مٹی کے فاصلے حائل نہیں ہوتے	۳۸۳	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات کے بعد آقا ﷺ کو خطاب کیوں کیا؟
۳۸۴	حضرت ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے خشک تنے میں آثار حیات	۳۸۴	آقا ﷺ کی روح مبارک کے لئے افضل مقام
۳۸۵	عظیم گناہ شرک ہے	۳۸۵	سماع احیاء اور سماع موتی میں کوئی جوڑ نہیں
۳۸۶	مما تہوں کی گستاخی	۳۸۶	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کو وفات کے بعد بوسہ کیوں دیا؟
۳۸۷	نبی ﷺ کی حیات پر تعجب کیوں؟	۳۸۶	کیا قرآن میں کوئی لفظ زائد ہے؟
۳۸۹	تاجدار مدینہ کی سیرت سب کے لئے اسوۂ حسنہ ہے	۳۸۷	آقا ﷺ کا جسم اطہر محفوظ ہونے کی کیفیت
		۳۹۰	دنیا نے فاتح مکہ جیسا فاتح نہیں دیکھا
۳۹۱	خطاب: حضرت مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ		
۳۹۲	تمہید	۳۹۲	خطبہ
۳۹۳	میت کی جائے قرار	۳۹۲	قبر کی تعریف
۳۹۳	جہاں میت کا جسم ہو وہی اس کی قبر ہے	۳۹۳	قرآن سے دلیل
۳۹۵	عالم تین ہیں	۳۹۴	حدیث نبوی ﷺ سے دلیلیں
۳۹۵	عالم برزخ کے حقائق کو عقل کے ذریعے سے نہیں مانا جاسکتا	۳۹۵	ان کے احکام جدا جدا ہیں
۳۹۶	عقلی دلیل	۳۹۶	بلکہ ایمان بالغیب کی قوت سے مانا جاسکتا ہے
۳۹۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زیارت کا شوق	۳۹۷	عالم دنیا کے آلات سے عالم برزخ کے حقائق کا ہواک نہیں کیا جاسکتا
۳۹۷	عالم برزخ کے درمیان زندگی بھی اور موت بھی ہے	۳۹۷	عالم دنیا میں حیات اور موت برحق
۳۹۹	جنگڑا کس بات میں ہے؟	۳۹۸	عالم دنیا اور عالم برزخ کی حیات و موت کی کیفیت میں فرق

۴۰۰	قرآن سے دلیل	۳۹۹	جنگزاجس بات میں ہے اس کی تفصیل
۴۰۱	شہداء سے انبیاء کا مرتبہ زیادہ ہے	۴۰۰	ہمارا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے
۴۰۲	ایک عجیب بات	۴۰۱	حوالہ جات
۴۰۲	میرے پیغمبر کا دیکھ لینا یہ معجزہ ہے	۴۰۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا
۴۰۳	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تحقیق	۴۰۳	خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ
۴۰۴	علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق	۴۰۴	زندگی کے کئی درجات ہیں
		۴۰۴	خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ سے ہمارا عقیدہ ثابت ہوتا ہے
۴۰۵	خطاب: حضرت مولانا مفتی مظہر حسین صاحب مدظلہ		
۴۰۶	اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں اے عقلمند انسان	۴۰۶	خطبہ
۴۰۷	زندگی تین قسم کی ہوتی ہے	۴۰۷	تمہید
۴۰۸	پہلی چیز تکلیف شرعی	۴۰۸	انسان کی زندگی کے تین دور ہیں
۴۰۸	تیسری چیز احساس بدن ہے	۴۰۸	دوسری چیز تدبیر بدن ہے
۴۰۹	مومن سے قبر میں سوال	۴۰۹	احساس بدن والی زندگی کو کیسے تسلیم کریں؟
۴۱۱	روح کا آدمی کے ساتھ پانچ طرح کا تعلق ہوتا ہے	۴۰۹	کافر سے قبر میں سوال
۴۱۲	روح کے تعلق کی مثال	۴۱۱	روح جہاں بھی ہو اس کا جسم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے
۴۱۲	اب اللہ والوں کی مثال دیکھیں	۴۱۲	حدیث مبارکہ سے مثال
۴۱۳	حدیث نبوی ﷺ سے دلیل	۴۱۳	قرآن سے دلیل
۴۱۴	قرآن سے ارضی قبر کا ثبوت	۴۱۴	قبر کسے کہتے ہیں؟
۴۱۶	عذاب و ثواب کس چیز کو ہوتا ہے؟	۴۱۵	احادیث مبارکہ سے زمینی قبر کا ثبوت
۴۱۷	خطاب: حضرت علامہ عبدالحمید دہلوی رحمہ اللہ		
۴۱۸	تمہید	۴۱۸	خطبہ
۴۱۹	مصطفیٰ ﷺ جیسی کسی کی حیات نہیں	۴۱۹	پیغمبر ﷺ کی ہر چیز اعلیٰ
۴۲۰	نبی ﷺ کی نیند اور امت کی نیند میں فرق	۴۲۰	شان مصطفیٰ ﷺ
۴۲۱	طہارہ و یوبند کا عقیدہ	۴۲۱	گنبد خضریٰ کے سامنے گہائے عقیدت
۴۲۲	میر انصوار	۴۲۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تمہیز
۴۲۳	میرے لئے اکابر طہارہ و یوبند کی دلیل ہی کافی ہے	۴۲۳	اللہ نے اپنے محبوب کو دنیا میں رہنے کا اختیار دیا
۴۲۵	حضرت مدنی رحمہ اللہ کی کرامت	۴۲۴	حیات النبی ﷺ پر ایک عجیب واقعہ
۴۲۵	آقا ﷺ کا روضہ جنت ہے	۴۲۵	”ما بین یقی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ“ پر روشنی
		۴۲۶	ایک اور جملہ کہوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(حرفے چند)

حافظ محمد عمر فاروق صدیقی

مولانا محمد عمر فاروق صدیقی نے مکتبہ اسلامیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی سے ستمبر ۲۰۰۳ء میں ایک کتاب شائع کی ”اکابر علماء دیوبند کے عقیدہ حیات النبی ﷺ پر علمی، تحقیقی، مستند یادگار خطبات“ اس میں:

- ۱..... حضرت مولانا محمد امین اکاڑوی رحمہ اللہ کی دو تقاریر
- ۲..... حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ چکوال کی ایک تقریر
- ۳..... مولانا عبدالکریم ندیم کی ایک تقریر
- ۴..... مولانا حق نواز مرحوم کی ایک تقریر
- ۵..... مولانا ضیاء الرحمن فاروقی رحمہ اللہ کی ایک تقریر
- ۶..... مولانا محمد منیر احمد منور کھر وڑپکا کی دو تقاریر
- ۷..... علامہ خالد محمود رحمہ اللہ کی ایک تقریر
- ۸..... مفتی مظہر حسین جھنگوی کی ایک تقریر
- ۹..... مولانا عبدالحمید وٹو رحمہ اللہ کی ایک تقریر

شامل اشاعت ہیں۔ گویا نو حضرات کی گیارہ تقاریر پر مشتمل یہ کتاب ہے۔ مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا عبدالحمید وٹو، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی تقاریر میں ضمناً عقیدہ حیات النبی ﷺ کا بیان ہے۔ جب کہ باقی تمام بیانات عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مشتمل ہیں۔ اس کتاب کو بھی اس مجموعہ میں شامل کر رہے ہیں۔ (ناشر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

احقر! اپنی اس حقیر کوشش کو اپنے تمام محترم و مکرم اور مشفق اساتذہ کرام کے نام منسوب کرتا ہے، جن کی شفقتوں اور دعاؤں نے بندہ کو اس میدان میں قدم رکھنے کے قابل بنایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام اساتذہ عظام کے علم و عمل اور ان کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور ان کا سایہ عاطفت عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور مجھے کار خیر کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

اللہ جل شانہ کا ہم پر بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا..... پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب، سرور کائنات، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین و الآخین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے امتی ہونے کا تاج پہنایا۔ پھر ہمارا مذہب اہل سنت و الجماعۃ علمائے دیوبند میں انتخاب فرما کر ہمیں دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی۔ اس پر اس رحیم و کریم ذات کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے، کم ہے۔

قرب قیامت ہے۔ ہم آج اس پر فتن دور سے گزر رہے ہیں۔ ہر طرف بے حیائی، فحاشی، عریانی کا سیلاب نظر آتا ہے۔ ہر روز ایک فتنہ اپنی نئی شکل میں نمودار ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس بات کا انکار نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ ہی میں سبائی سازش سے فتنوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ لیکن اس دور کے فتنے کچھ زیادہ خطرناک دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ اس دور کا فتنہ علانیہ قرآن و سنت کا انکار (منافقت کا لبادہ اوڑھے بغیر) کرتا تھا۔ کچھ دین کی سمجھ رکھنے والا شخص بھی سمجھ جاتا تھا کہ فلاں چیز کا انکار کر رہا ہے۔ جب کہ اس دور کا فتنہ ایک بغل میں قرآن و حدیث لے کر دوسری بغل میں گمراہی والی چھری سے قرآن و سنت کے مفہوم کو اپنی عقل پر پرکتے ہوئے امت مسلمہ میں انتشار و افتراق کا بیج بوتا ہوا نظر آتا ہے۔ شب و روز توحید و سنت کا عنوان دے کر اہل سنت و الجماعۃ کے نقطہ نظر اور مسلک علماء دیوبند سے ہٹ کر قرآن و حدیث کے مفہوم کو بگاڑ کر سادہ لوح عوام الناس میں پیش کرتے ہوئے پوری امت مسلمہ پر مشرک کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے دکھائی دیتا نظر آتا ہے۔

میں تفصیل میں نہیں جاتا۔ کیونکہ میرے اکابرین نے (اپنی تصانیف اور) اپنے خطبات میں بہت کچھ بیان کر دیا ہے جو آپ کے سامنے میرا ترتیب دیا ہوا ”مجموعہ یادگار خطبات..... مما تیت کے آئینہ میں“ بفضلہ تعالیٰ آپ کو مطالعہ سے اظہر من الشمس ہو جائے گا کہ کتنا بڑا گمراہ فتنہ جو ہماری صفوں میں داخل ہو کر معتزلہ کے جراثیم

سے آلودہ عقل کا بجاری لفظ توحید کی لگام ڈالے ہوئے قرآن و سنت کے مفہوم کی دجیاں نکھیر رہا ہے۔

افسوس! اس کے باوجود رحمت دو عالم ﷺ کے روضہ مقدسہ میں حیات مطہرہ اور دیگر جو اہل سنت والجماعت کے ہاں اجماعی عقائد ہیں۔ ان کو عام معمولی اختلافی مسئلہ کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس مماثلت کے ہاں یہ مسئلہ توحید اور شرک کا ہے۔ جب کہ تمام اہل سنت والجماعت کے جو مسلم عقائد ہیں، ان کی تفصیل موضوع (مماثلت کی حقیقت) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ان کے گمراہانہ عقائد ہونے کے باوجود پھر بھی بعض افراد ان کو اپنی جماعت میں ساتھ ملا کر کام کرنے کو ناپسند نہیں سمجھتے۔ جب کہ ایسے افراد پر پہلے ان کے عقائد درست کرنے پر زور و محنت کرنی چاہئے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ ایسے افراد دارالعلوم دیوبند و دیگر اکابر علمائے دیوبند کے فتویٰ کے مطابق اہل سنت والجماعت سے خارج و گمراہ ہیں۔ ایسے اشخاص پہلے اپنا مسلک صحیح کریں پھر دفاع صحابہ پر کام کرنا چاہئے تاکہ نجات کی کرن نصیب ہو۔ کیونکہ عقائد صحیحہ پر ہی نجات کا دار و مدار ہے۔

آج اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کے عقائد و نظریات جو کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہیں۔ ان کو عام کیا جائے تاکہ بزرگان علماء دیوبند کے عقائد کی صحیح ترجمانی مسلمانوں کے سامنے آجائے اور ان کے بارے میں کوئی گمراہ فرد سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکے اور نہ ہی کوئی شخص علمائے دیوبند پر غلط عقائد و نظریات کا الزام لگا کر اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو سکے۔ اسی بات کے پیش نظر بندہ ناچیز نے اس مقدس عنوان پر خطبات کی صورت میں مواد..... علماء کرام، طلباء عظام اور عوام الناس کے استفادہ کے لئے لانے کا ارادہ کیا جو بفضل اللہ تعالیٰ پہلی جلد آپ کے ہاتھوں گلدستہ کی شکل میں مزین ہے۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ بعض بیان پنجابی میں تھے۔ عوام الناس کی آسانی کے لئے احقر نے عام فہم انداز میں مرتب کئے ہیں۔ نیز نعرہ جات اور نگرار والے جملے حذف کر دیئے ہیں۔ نیز بعض الفاظ پنجابی میں جملے کی سجاوٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے تبدیلی نہیں کئے تاکہ قارئین احسن انداز میں بات کو سمجھ سکیں۔

آخر میں ان تمام دوست احباب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے جس صورت میں بھی تعاون کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین! اور محترم اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ اپنی بساط کی حد تک کتاب کو اغلاط سے مبرا کرنے کی سعی کی گئی۔ تاہم شاید کچھ کوتاہیاں نظر آئیں تو ”بندہ تو خطا کار ہے“ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے احقر کی راہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ جل شانہ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

آمین برحمتک یا رب العالمین!

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر نسل نو سے اک یہی تو رابطہ رہ جائیں گے

خادم علماء دیوبند

احقر: محمد عمر فاروق

۶ اگست ۲۰۰۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

مراد دیت اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگروم در کستم ترسم کہ مغز استخوان سوزد
اس دور پر فتن میں جب کہ اسلام کے خلاف ہر طرف سے سازشوں کی مسلسل یلغار ہے۔ ان سازشوں میں سے ایک خطرناک سازش یہ ہے کہ اسلام کے مسلمہ عقائد کے بارہ میں عوام کو شکوک و شبہات میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ ان مسلمہ عقائد میں سے حیات انبیاء کرام علیہم السلام ہے۔ اہل حق کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام انتقال کے بعد اپنے قبروں میں زندہ ہیں۔ اب کچھ ”نیم ملاحظہ ایمان“ اہل حق کو بدنام کرنے کے لئے دیوبندیت کے لبادہ میں اس مسلمہ عقیدہ کو متنازعہ بنا کر عوام کو گمراہ کر کے دیوبندیت کو بدنام کرتے ہیں۔ اللہ کریم مولانا حافظ محمد عمر فاروق صدیقی صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ”یادگار خطبات“ کے نام سے اس مسلمہ عقیدہ کی مفصل و مدلل وضاحت کے بارہ میں ملک کے نامور خطیبوں کی تقریروں کو جمع کر کے حسین ترتیب سے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ تحقیق کے ساتھ ساتھ عوامی انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ کریم اس خدمت کو قبول فرما کر ذریعہ ترقی دارین بنا دے۔ آمین!

حمید اللہ جان

خادم الحدیث والافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ: عظیم سکالر..... ابن محدث اعظم پاکستان

حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین!

اس بات پر چودہ سو برس سے امت مسلمہ کا اجماع چلا آرہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ وفات کے بعد قبروں میں محفوظ ہیں اور عالم برزخ میں ان کی ارواح مقدسہ کا اجساد مبارکہ کے ساتھ تعلق بدستور قائم ہے۔ جس کی وجہ سے وہ قبر پر حاضری دینے والوں کا سلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ مگر کچھ عرصہ سے بعض حضرات نے اس متفقہ اور اجماعی عقیدہ سے انحراف کر کے تفتت و افتراق کا بازار گرم کر رکھا ہے اور قرآن کریم کی بعض آیات کی من مانی تشریحات کے ذریعہ عام مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے میں مصروف ہیں۔ اکابر علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم نے مختلف مواقع پر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ علماء دیوبند کا عقیدہ اس بارے میں وہی ہے جو قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں امت کے جمہور علماء کرام کا چلا آرہا ہے۔

عزیز محترم محمد عمر فاروق صدیقی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالہ سے دور حاضر کے چند بزرگوں کے خطبات کو مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو نئی نسل کو اس عنوان پر جمہور علماء امت کے موقف سے آگاہ کرنے کی اچھی کوشش ہے۔

اگرچہ آج کے دور میں جب کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالم استعمار کی فکری، تہذیبی اور ثقافتی یلغار عروج پر ہے اور زیادہ ضرورت ان مسائل پر کام کرنے کی ہے، جن کا تعلق اسلام اور ملت اسلامیہ کے دفاع سے ہے۔ مگر جزوی مسائل پر جب ایک طرف سے تشدد اور سختی حد سے بڑھ جائے تو دوسرے فریق کے لئے خاموش رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس ”مجموعہ خطبات“ میں بعض مواقع پر زبان اور لہجہ کی شدت کو اسی ”رد عمل“ پر محمول کرنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ عقائد اور ان کی تعبیر و تشریح کے باب میں عام مسلمانوں بالخصوص نئی نسل کو بعض حلقوں کے ”تفردات“ کا شکار ہونے سے بچایا جائے اور جمہور علماء امت کے اجتماعی دھارے سے وابستہ رکھنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔ کیونکہ فتنوں کے اس دور میں سلامتی اور تحفظ کا راستہ یہی ہے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبولیت سے نوازیں اور امت مسلمہ کے تمام گروہوں اور طبقات کو توفیق دیں کہ وہ اپنی ترجیحات کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے اسلام اور ملت اسلامیہ کو عالمی استعمار کی طرف سے درپیش خوفناک چیلنج کے مقابلہ کے لئے خود کو آمادہ و تیار کر سکیں۔ آمین یا رب العالمین! ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

تقریظ: استاذ العلماء حضرت مولانا قاری ظفر اقبال صاحب مدظلہ

(فتح الحدیث جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

(عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر یادگار خطبات) عزیزم عمر فاروق صدیقی صاحب کی نئی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عقیدہ مذکورہ مسلمات اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔ اکابر اہل سنت والجماعت نے کسی وقت بھی اس عقیدہ سے تغافل نہیں برتا۔ اول زمانہ میں جب انہی گمراہ فرقوں نے امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ پر انکار حیات کا الزام لگایا تا کہ اپنے باطل عقیدہ کو چلا سکیں تو مسالک اربعہ کے علماء کرام نے اس کا رد کر کے امت کو اس گمراہی سے بچایا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی پاسداری اکابر علماء دیوبند سے یوں کرائی کہ اس فتنہ کے دوبارہ تازہ ہونے سے پہلے ہی اس پر ایک دستاویز جو عرب و عجم کے علمائے کرام سے مصدقہ ہے، پیش کرادی۔ جس کا نام ”المہند علی المفند“ ہے۔ ”لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحی من حی عن بینہ“

مستقل تصانیف کے ساتھ ساتھ اکابر نے اس مسئلہ کو اپنے خطبات کا بھی موضوع بنایا ہے۔ خطبات کے تعارف کے لئے حضرات موصوفین کا نام ہی کافی ہے۔ جن میں سے اکثر کے علمی و عملی مقام اور ان کی دینی خدمات کو لوگ جانتے ہیں۔

عزیزم شاگرد محمد عمر فاروق صدیقی صاحب نے افادہ عام کے لئے ان کو کتابی شکل دے دی ہے۔ تاکہ دور و نزدیک والے سب ان سے مستفید ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے۔ چند الفاظ فہرست دیکھ کر لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعد الطبع اصل کتاب خلّاق کے لئے باعث ہدایت فرمائے۔ والسلام! ظفر اقبال

مقدمہ

محقق اہل سنت مولانا مہر محمد میاں لوی رحمۃ اللہ علیہ
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، متخصص فی علوم الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم... بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الدین عند اللہ الاسلام

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ دین و ہی اسلام ہے جو سابق تمام ادیان کا ناسخ قرآن و سنت میں مذکور اور خاتم المرسلین و المصومین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا تمام دنیا میں پڑھایا اور پھیلایا ہوا ہے۔ آپ سے سو لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیکھا۔ پھر انہوں نے تابعین شاگردوں کو پڑھایا اور انہوں نے تبع تابعین رضی اللہ عنہم کو زیور تعلیم سے آراستہ کر کے یہ محمدی امانت تمام دنیا تک پہنچادی۔ ان تینوں طبقات (صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنہم) کو حضور ﷺ نے خیر القرون اور سب امت سے بہترین فرمایا ہے۔ اہل سنت والجماعت ان ہی کا نام ہے جو حضور ﷺ کی سنت خلفاء راشدین کی عظمت اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال حسنہ پر کار بند ہیں۔ جب حضور ﷺ نے یہود و نصاریٰ اور اپنی امت کے گمراہ ۷۱، ۷۲، ۷۳ فرقوں کا ذکر فرمایا تو ناجی صرف ایک جماعت کو فرمایا جو ”ما انا علیہ واصحابی“ (ترمذی، احمد، ابوداؤد) کا مصداق، سنت نبوی اور جماعت رسول کی تابعدار ہوگی۔ قرآن کریم بھی ان کو مومنین کہتا اور ان کے طریقہ کے خلاف چلنے والوں کو جہنم کی وعید سناتا ہے۔ ”ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ“ ہدایت واضح ہو چکنے کے بعد جو بھی رسول پاک ﷺ کی مخالفت کرے اور ”ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولیٰ ونصلہ جہنم“ مومنین کی راہ کے سواء اور راہ پر چلے تو اسے ہم جانے دیں گے جدھر جائے۔ پھر اسے جہنم میں پھینکیں گے۔

پھر حضور ﷺ بھی لاتعداد ارشادات میں ان کی ہی اتباع کا حکم دیتے اور مخالفین کو شیطان کا لقمہ اور دوزخ کا ایندھن بتاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ”کتاب سنت کی پابندی“ کے باب سے چار احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱..... میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوگا جو جماعت سے الگ ہو اور دوزخ میں پھینکا گیا۔ (ترمذی)

۲..... مسلمانوں کی بڑی اکثریت (جو قرآن و سنت کی پابند ہو) کے ساتھ چلو جو الگ ہو اور دوزخ میں پھینکا گیا۔ (ابن ماجہ)

۳..... جس نے بالشت بھر جماعت سے علیحدگی کی تو اسلام کی رسی گلے سے نکال دی۔ (احمد ابوداؤد)

۴..... شیطان مسلمان کے لئے بھیڑیا ہے۔ وہ علیحدہ بکری کی طرح اسے کھا جاتا ہے تم الگ گھاٹیوں (فرقوں) سے بچو جماعت اور عام نیک مسلمانوں سے وابستہ رہو۔ (احمد)

اس لئے امت کے صلحاء، فقہاء، محدثین، مفسرین، اہل تصوف اور علماء متکلمین، اہل سنت والجماعت ہی کے طریقہ سنیہ پر چلتے اور فروعات میں تمام تر باہمی اختلافات کے باوجود، اصول دین اور عقائد سلف صالحین سے

سرمو انحراف نہیں کرتے اور اپنی نجات اور ذخیرہ ایمان و اعمال ان کی اتباع ہی کو جانتے ہیں۔

گمراہ فرقوں کی پہچان

ہر گمراہ فرقہ کی پہچان یہی ہے کہ وہ قرآن و سنت کی تشریح خود ساختہ اور اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ مسلمہ ائمہ دین اور فقہاء، مجتہدین، محدثین، مفسرین کی کلمی یا اکثریتی آراء کو کوئی وقعت نہیں دیتا بلکہ الٹا چور کو تو الٹا کوڑاٹے۔ وہ چند آیات یا چند احادیث کی آڑ میں سب اکابر امت کو بلا دھڑک غیر مومن کافر مشرک گستاخ اور گمراہ کہتا ہے۔ دوسری تیسری صدی ہجری میں یہ لوگ قدری، معتزلی، جہمی، رافضی، خارجی، غالی اور بدعتی کہلاتے تھے۔ اب بھی ان ناموں کے علاوہ سبائی، نیچری، منکر حدیث پرویزی، ختم نبوت کے منکر قادیانی اور اتباع سلف صالحین سے گریزاں اتباع اہل سنت اور تقلید و اعتماد خیر القرون سے انحراف کرنے والے، روافض کی بدعات اور ہندوانہ رسوم کو ہی اپنا دین و ایمان اور پہچان بتانے والے..... بہت سے فرقے انگریز کے دور اقتدار میں پیدا ہو کر مسلمانوں کی عظیم اکثریت کو تتر بتر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب گمراہ فرقوں کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور قرآن و سنت میں خیر القرون کی تابعداری نصیب فرمائے۔

برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ

برصغیر کو ملتان تک گو پہلی صدی میں محمد بن قاسم نے نور اسلام سے جگمگایا، پھر تیسری، چوتھی صدی سے سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، شمس الدین التمش، خاندان تغلق، خلجی غلامان، ایک سلاطین مغلیہ اور پھر احمد شاد ابدالی نے پے در پے فتوحات کر کے پورے ہندوستان ۱۰۰۰ برس تک پرچم اسلام لہرائے رکھا۔ یہ سب حنفی مسلک کے پیروکار مسلمان فرمانروا تھے اور حنفی فقہاء اسلام بھی گلستان نبوت کی قرآن و سنت سے آبیاری کرتے رہے۔ نیز بیسویں اولیاء کرام ﷺ اور صوفیاء عظام کی تبلیغ و تربیت سے کروڑوں ہندو حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اسلام اور مسلمانان ہند ان سب بزرگوں کا یہ احسان پر از ایمان فراموش نہیں کر سکتے۔ (رحمہم اللہ)

تاہم کسی قوم کی جبلت و فطرت میں سے تبدیلی ایک عرصہ تربیت کے بعد آتی ہے اور خاص قسم کے افراد مسلسل جانفشانی سے غیر مسلموں کی اندرونی صفائی کر پاتے ہیں۔ اس لئے بہت سے نو مسلموں سے ہندی آبادی، رسوم دور نہ ہو سکیں۔ اس محنت میں دلی سرہند حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، سلطان اورنگزیب عالمگیر پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شاہ ولی اللہ کے چاروں صاحبزادے، آپ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید، شاہ محمد اسحاق اور سید احمد شہید بریلوی ﷺ نے تبلیغ، تعلیم و تربیت اور جہاد، ہر میدان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد زبردست قربانی سے، یہ علمی ورثہ اور ایمانی دولت دار العلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے، مقدر میں آئی اور انہوں نے ہزاروں علماء، صلحاء، مناظر، مبلغ، مجاہد، صوفی، سیاستدان تیار کر کے، قرآن و سنت کے چمنستان اور قرون اولیٰ کے اسلام کو انگریز طاغوت کی دست و برد سے بچالیا۔ کفر کی قید و تسلط سے آزاد، آج برصغیر کے ۶۰ کروڑ مسلمانوں کو اس پر فخر کرنا چاہئے۔

علماء دیوبند کٹر سنی ہیں

علماء دیوبند کی پہچان اور مثال صاف پانی کی طرح ہے جس میں رنگ مزہ بو نہیں ہوتی۔ انہوں نے سنت و فقہ

اور قدیم عقائد اسلام کو پورا اپنایا۔ قرآن و سنت میں مذکور فقہائے امت کی معمولی کوئی بات چھوڑی نہیں۔ ہندی رسوم اور رواجی بدعات قریب نہ آنے دیں، امت مسلمہ کو صراطِ مستقیم پر لگا دیا۔ منت و نذر خدا کے نام پر دینے مصائب میں اسے پکارنے کا درس دیا تو قبر پرست جہلاء میں کھلبلی مچ گئی۔ دربار انگلش کے اعلیٰ حضرت نے ان پر وہابیت، گستاخی اور کفر کے الزام تراش کر حسام الحرمین جیسی بوکس کتاب لکھ ماری۔ علماء حرمین اور دیگر عرب ممالک کے مستند مفتیان کرام نے اس کی تردید و تکذیب اور علماء دیوبند کے مسلک اہل سنت و الجماعت پر ہونے کی تصدیق و تائید پر جو لکھا اسے ہمارے بزرگ حضرت مولانا غلیل احمد شارح ابوداؤد (بذل الجہود عربی) صدر المدرسین جامعہ مظاہر العلوم بہار پور نے بنام ”المہند علی المہند“ (ہندی تلوار بر مغتری کذاب) لکھ کر شائع کر دیا۔ کفر ٹوٹا اور اہل سنت و الجماعت حنفی دیوبندی مسلمان سرخرو ہوئے۔ اس کتاب پر تیس اکابر علماء حرمین شریفین، پندرہ علماء مصر و شام و ممالک عرب، تیس اکابر علماء دیوبند حضرت شیخ الہند، مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی ہند کفایت اللہ دہلوی اور مولانا عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند سمیت کے دستخط ہیں۔ پھر بعد کے زندہ و مرحومین بہتر (۷۲) علماء دیوبند کی بھی تصدیق ہے جن میں مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب، مفتی اعظم محمد شفیع کراچی، علامہ ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، مفتی جمیل احمد تھانوی، اور رد بریلویت پر سب سے بڑے مصنف و محقق مسلک علماء دیوبند کے متفقہ ترجمان علامہ محمد سرفراز خان صفدر شفا اللہ بھی شامل ہیں۔ گویا یہ کتاب مسلک علماء دیوبند کی ترجمان اور کسی بھی صحیح دیوبندی عالم دین کی پہچان ہے۔ اس سے انحراف علماء دیوبند سے ہی نہیں مسلک اہل سنت سے بھی خروج ہے۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ اس وقت کی تالیف ہے جب سعودی انقلاب اور مجددی علماء کا ظہور نہ ہوا تھا۔ اس لئے اس میں بریلوی مسلک کی تائید ہے۔ کیونکہ حکومتوں کے انقلاب اور سیاسی نشیب و فراز میں مسلک اہل سنت میں ترمیم و تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہ باد مخالف سے اپنا رخ نہیں بدلتا۔ عہد نبوت، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ہر دور کے پابند قرآن و سنت و اجماع امت کے علماء کا مصدقہ دین اسلام چلا آ رہا ہے۔ خود اب کے سعودی علماء بھی حنبلی مسلک کے مقلد ہیں اور چاروں قسمیں اپنے جامعات میں پڑھا رہے ہیں۔

یہ تو پوری مقلد امت کی تضلیل کرنے والے غیر مقلدین کا پروپیگنڈہ ہے جو سعودی حکام کے حاشیہ بردار و رزلہ خوار بن کر مالی مفاد حاصل کر رہے ہیں اور ہمارے توحیدی نوجوان ان سے متاثر ہو کر مسلک علماء دیوبند سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ (حفظہم اللہ عن شر ہم)

احقر کا مسلکی معتدل مزاج

میں علماء دیوبند اور امت میں تفریق برپا کرنے والے ان مسائل میں نہیں پڑتا۔ مجھے حضرت شیخ بنوری رحمہ اللہ نے ”ملنسار اور صلح کل عالم“ خصوصی سند میں لکھا ہے جو آج ہر غالی فرقہ کے ہاں گالی ہے۔ گوجرانوالہ میں حضرت قاضی ٹمس الدین مرحوم کے مدرسہ اور جلسوں میں شاہ (عنایت اللہ) صاحب مرحوم کی تقریریں بھی سنتا تھا، علاقہ کے میرے ایک اشاعتی دوست مولانا محمد رفیق کو جب حضرت شیخ القرآن نے ۱۹۷۲ء میں تعلیم القرآن کی ادارت کے لئے مجھے بلانے کے لئے بھیجا تو میں مسلکی اختلاف کی بناء پر سب سے پہلے بڑے استاد محترم کی خدمت میں گکھڑ پہنچا۔ آپ نے خندہ پیشانی سے مجھے اجازت دے کر فرمایا: ”دین کی خدمت کرو کوئی تمہیں ہمارے خلاف

استعمال نہ کرے۔“ یہی جملہ میں نے حضرت شیخ القرآن صاحب کو آکر سنا دیا۔ خوش ہو کر مجھے اور فرمایا کہ: ”اس اختلاف نے علماء دیوبند کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ تم ان کے خلاف کچھ نہ لکھنا۔“

۱۹۷۲ء، ۱۹۷۳ء، ۱۹۷۴ء تا تحریک ختم نبوت احقر نے خوب ادارے اور مضامین لکھے۔ آپ نے کسی پر ناگواری نہ کی بلکہ سرگودھا کے ایک شیعہ پرچہ نے ”مولوی غلام اللہ کی شرانگیزی“ کا عنوان دے کر میرے خلاف لکھا تو مولانا نے خوش ہو کر فرمایا: ”دبی رکھ دبی رکھ۔“ یعنی ان کو خوب دبائے رکھو۔ البتہ ”اکابر علماء دیوبند کی دینی خدمات“ ایک مضمون میں جب میں نے حضرت استاذ ایم صوفی عبد الحمید سواتی اور مولانا سرفراز خان صفدر کی تمام تصانیف کا مفصلاً ذکر چھاپ دیا تو فرمایا: ”اس تفصیل کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ہمارے معاصر ہیں اکابر نہیں ہیں۔“

اس آپ جتنی سے مقصد یہ ہے کہ میں ملنسار اور صلح کن ہی ہوں۔ اختلاف کے باوجود رد فرق باطلہ کے فریضہ میں اکابر کے ساتھ ہوں۔ جیسے میرے مذکورہ بالا بڑے شیخ حضرت مولانا حسین علی واں پھر دی، شاگرد گنگوہی کے مرید شاگرد تفسیر اور رد شرک و بدعت میں جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے ساتھ رہے۔ پھر مجبوراً جدا ہوئے۔ جیسے خود شیخ القرآن شاہ صاحب سے جگری دوستی کے باوجود ان کے مسلک پر نہ آ سکے اور ۱۹۶۲ء میں حضرت قاری محمد طیب کی عبارت پر مولانا قاضی نور محمد آف قلعہ اور مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دستخط کئے اور مسلک علماء دیوبند کے مناد، نعرہ (سربکف سر بلند دیوبند) کے علم بردار مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف کے باوجود شیخ القرآن اور ان کے اسٹیج کو نہ چھوڑا تو رد و انقض میں ان سے فی الجملہ دوستی پر جمعیت علماء اسلام کے اکابر و اصاغر مجھے بھی معذور سمجھیں۔ کالا سانپ مارنے کے لئے ہر ہتھیار کی ضرورت ہے۔ مجھے گوجرانوالہ کے برعکس اپنے علاقہ میں یہ تلخ تجربہ ہوا کہ اس جماعت کے دوا کا بر تو اپنے اللہ سے جا ملے۔ اب یہ توحیدی نوجوان مختلف گروپ در گروپ ہو کر کسی کی دار و گیر سے آزاد، ہر سفید ریش پر ”انک میت وانھم میتون“ کی لاشی برسانے میں خود مختار اور کسی مسلمان کو سلام کہنے سننے یا اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے دور دراز رہتے ہیں۔ کیونکہ اسے مشرک اور معاذ اللہ ابو جہل کا کنبہ جانتے اور کہتے ہیں۔ چونکہ یہ اپنے خیالات کے برعکس صحاح ستہ کی ہر صحیح حدیث کو بھی قرآن کے مخالف کہہ جھٹلاتے ہیں کہ: ”ہم قرآن کے خلاف کوئی حدیث اور کسی عالم محدث مفسر کی بات نہیں مانتے“ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لہذا میں اپنے ذوق و مزاج کے برخلاف اور اپنی تمام تصانیف کے برعکس یہاں صرف آیات قرآنی سے استدلال کر کے یہ بتاتا ہوں کہ یہ صرف شیعہ مومن کی طرح ہیں جو ساڑھے تین اہل بیت (یعنی حضرت علی، فاطمہ، حسنین رضی اللہ عنہم)، حسن کو آدھا اس لئے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح و بیعت کر کے ان کی ناک کاٹ دی۔ ہر تبراباز کہتا ہے: ”میں حسنی نہیں ہوں حسینی ہوں“ کو مان کر باقی تمام اہل بیت اور تمام صحابہ کرام کا انکار کرتے ہیں۔ سب کو غیر مومن یعنی کافر جانتے اور دوزخی مانتے ہیں۔ اس لئے وہ بغض صحابہ میں مشہور ہیں۔

اسی طرح یہ موجد بھی بریلویوں کی ضد میں آکر (کہ وہ بھی اعلیٰ حضرت سے اختلاف رکھنے والے ہر مسلمان کو اعلانیہ کافر جانتے ہیں) حتی الامکان اتباع شرع نہ چھوڑ دگر میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ثابت ہے، اس پر قائم رہتا ہر بڑے فرض سے بڑھ کر فرض ہے۔ (وصایا شریف) اپنے سے اختلاف رکھنے والے ہر مسلمان کو مشرک کہتے ہیں اور چند آیات بے موقعہ اور سلف کی تفسیروں کے خلاف پڑھ کر سب دلائل سے روگردانی کرتے ہیں۔